صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 2 مارچ 2016ء

روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ) FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 2 مارچ 2016ء 22 جمادی الاول 1437 ہجری 2۔امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 51

غریبوں سے محبت کا صلہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا۔اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے، ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی ابواب صفة القيامه حديث نمبر :2418)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ:

لاہور میں ایک احمدی بھائی صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف ایک غریب ان پڑھ مخلص احمدی تھے۔ 1897ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود چند اور خدام کے ساتھ شہادت کے واسطے ملتان تشریف لے گئے۔ تو راستہ میں لاہور میں ایک دو روز ٹھہرے۔ صوفی احمد دین صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کی، کہ اُن کے گھر میں جاکر کھانا کھائیں۔اور محبت کے جوش میں جلدی سے یہ بھی کہہ دیا کہ میں بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ دعوت کرتا ہوں۔ اگر حضور مجھے غریب جان کر نامنظور کریں گے، تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ حضرت نے تبسم فرمایا۔ اور دعوت قبول کی۔ اور ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جو ایک بہت غریبانہ تنگ سا مکان تھا۔ اور اُس کی دیواروں پر ہر طرف پاتھیاں تھپی ہوئی تھیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔ حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا:

''آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں۔''

یہ فرما کر بیت کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے۔ اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام الدین پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور جو لوگ میاں نظام الدین کو عملاً پرے دھکیل کر خود حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

ایسا ہی ایک اور واقعہ محترمہ بی بی رانی صاحبہ کا بیان کردہ ہے۔ ان کی روایت ہے کہ

ایک دفعہ صبح کے وقت جب حضرت صاحب کھانا کھا رہے تھے میں بھی آگئی، میری چھوٹی لڑکی نے رونا شروع کیا۔ حضرت صاحب نے دریافت کیا تو عرض کی، روٹی مانگتی ہے۔ آپ نے روٹی منگوا کر دی مگر لڑکی چپ نہ ہوئی۔ حضور کے دوبارہ دریافت کرنے پر عرض کیا کہ یہ وہ روٹی مانگتی ہے جو حضور کھا رہے ہیں تب حضور نے وہ روٹی دی جو حضور کھا رہے تھے۔ سو لڑکی نے وہ روٹی جو تھوڑی تھی لے لی اور چپ کر کے کھانے لگ گئی۔

حضور انور کا اجتماع وقف نو سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا واقفین نو کے اجتماع سے خطاب ایم ٹی اے پر پاکستانی اوقات کے مطابق درج ذیل شیڈیول کے مطابق نشر ہوگا۔ احباب استفادہ کریں۔

2 مارچ	2:20am,6:25am, 11:45am,8:15pm,
3 مارچ	1:35am, 6:30am,

سات سوگنا زیادہ ثواب

حضرت خریم بن فاتک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اُسے اُس کا بدلہ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلہ میں سات سوگنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بنام صدر انجمن احمدیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیات امانت نمبر 455003 بمد امداد مستحقین گندم معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

ادا ریہ

تم ضرور ڈاکٹر بنو گے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔ 4۔اپریل 1905ء کو جب کانگڑہ کا زلزلہ آیا تو آپ ان دنوں میڈیکل کالج لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اس روز لاہور سے کئی دوستوں کے خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچے کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچالیا۔ مگر میر صاحب سے متعلق کوئی خیریت نامہ تین دن تک موصول نہ ہوا جس پر حضرت مسیح موعود نے دعا کی تو الہام ہوا ’’اسسٹنٹ سرجن‘‘ خدا کی قدرت! آپ اسی سال میڈیکل کالج لاہور کے آخری امتحان میں پنجاب بھر میں اول نمبر پر پاس ہو کر اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے اور 1928ء میں سول سرجن لگ کر 1936ء میں ریٹائر ہوئے۔

اسی تسلسل میں ایک حیران کن معجزہ محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کے ساتھ پیش آیا۔ آپ اندھیروں سے نور میں آنے والے حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب (سابق مہر سنگھ) کے بیٹے تھے۔

ان کی پیدائش 2۔اکتوبر 1906ء کی ہے۔ ان کی والدہ صاحبہ کو خواب میں پہلے ہی دکھایا گیا تھا کہ لڑکا ہوگا اس کا نام نذیر احمد رکھنا۔ ابھی وہ چند ماہ کے تھے کہ ان کی والدہ صاحبہ انہیں حضرت مسیح موعود کے پاس لے گئیں اور خواب بھی سنائی۔ حضور نے لڑکے کو گود میں لیا۔ پیار کیا اور فرمایا ’’ایک نذیر تو دنیا سے سنبھالا نہیں جاتا ایک اور نذیر آ گیا ہے۔‘‘

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن کو تمام اولاد کے متعلق الہامی طور پر اطلاع ملتی رہی۔ ماسٹر صاحب کا ارادہ تھا کہ نذیر احمد صاحب کو بی اے کرائیں۔ کپورتھلہ کے کالج سے ایف اے پاس کیا تو حضرت ماسٹر صاحب کو خواب میں بتایا گیا کہ نذیر احمد کو ڈاکٹر بناؤ۔ وہ ڈاکٹر بن جائے گا۔ آپ کے لکھنے پر انہوں نے کالج چھوڑا اور امرتسر میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہا لیکن گو ایف۔ اے میں اچھے نمبر آئے تھے لیکن میٹرک میں سیکنڈ ڈویژن تھی اس لئے داخلہ نہ مل سکا اور وہ افسردہ خاطر ہوئے والد صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آپ کو ڈاکٹر بنانے کا ہے آپ جولائی میں آگرہ کے میڈیکل کالج میں داخل ہونے کے لئے چلے جائیں لیکن انہیں وہاں بھی داخلہ نہ ملا۔ ماسٹر صاحب نے لکھا کہ تم پروفیسروں سے ملتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا۔ خواہ اس رنگ میں کہ کوئی لڑکا فوت ہو جائے یا کسی کو کالج سے نکال دیا جائے اور جب پرنسپل نے نذیر احمد صاحب سے دریافت کیا کہ اب تم کیوں وقت ضائع کرتے ہو اب تو ویٹنگ لسٹ کا بھی موقع نہیں رہا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد صاحب کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں گا گویا خواہ کوئی لڑکا نکل جاوے یا خدا کو کوئی لڑکا مارنا پڑے۔ مجھے داخلہ ضرور مل جائے گا۔ پرنسپل صاحب نے حیران ہو کر پوچھا کیا اس زمانے میں بھی الہام ہوتا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے تو وہ بولتا بھی ہے۔

موسم گرما کی تعطیلات میں ماسٹر صاحب نے ایک ماہ دعوت الی اللہ کے لئے وقف کیا اور سفر میں دعا کرتے رہے کہ یا الٰہی میں تیرا کام کرتا ہوں تو میرا کام کر دے۔ چنانچہ موضع کریام (ضلع جالندھر) میں ظہر کی نماز میں کشفی حالت میں آگرہ کا ایک ہندو لڑکا سانولے رنگ کا دکھایا گیا کہ اسے پرنسپل صاحب کہتے ہیں کہ ’’نکل جاؤ ہم نہیں مانگتا‘‘ ماسٹر صاحب نے حضرت حاجی غلام احمد صاحب (امیر جماعت کریام) سے کشف کا ذکر کیا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہندو لڑکا نکالا جائے گا اور میرا لڑکا داخل کر لیا جائے گا۔ چنانچہ نذیر احمد صاحب نے اطلاع دی کہ گویا کشف والے وقت کی بات ہے کہ ایک ہندو لڑکا پرنسپل کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس نے کہا کہ میں دوسہرے کی تعطیلات گزار کر گھر سے آیا ہوں۔ ان کے دریافت کرنے پر کہ کیا وہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس سے اجازت لے کر گئے تھے لڑکے نے جواب دیا کہ تعطیلات ہونے پر سب لڑکے چلے گئے اسی طرح میں بھی چلا گیا۔ میں کوئی قیدی تو نہیں تھا کہ سپرنٹنڈنٹ سے اجازت لے کر جاتا۔ اس گستاخانہ جواب سے پرنسپل صاحب نے برافروختہ ہو کر کہا ارے بے ایمان چلے جاؤ۔ ہم نہیں مانگتا اور یہ بھی کہا کہ پہلے تمہارا قصور نہ تھا لیکن اب قصور ہو گیا ہے پھر نذیر احمد صاحب سے کہا کہ تم ابھی تک یہیں ہو۔ آج تم ایک ہزار روپے کی ضمانت دے سکتے ہو تو تمہیں داخل کر لیا جائے۔ انہوں نے کہا دے سکتا ہوں۔ چنانچہ ضمانت دے کر داخل ہو گئے حالانکہ اس وقت سہ ماہی امتحان ہو چکا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے خاص طور پر مدد فرمائی اور اس مسبب الاسباب نے بظاہر غیر ممکن حالات میں موافق حالات پیدا کر دیئے۔

جب ڈاکٹر نذیر احمد کا فائنل امتحان ہوا۔ تو اس میں پریکٹیکل کے مارکس ان کو 35 ملے۔ ان کو بڑی فکر ہوئی کہ میں اس وجہ سے نہ اول آ سکتا ہوں اور نہ میڈل مل سکتا ہے حالانکہ پہلے تین سالوں کے امتحان میں ہمیشہ اول آتے رہے ہیں۔ حضرت والد صاحب (سردار عبدالرحمٰن) کو بڑی پریشانی کا خط لکھا۔ اس کا جو جواب حضرت والد صاحب نے لکھا ’’تم گھبراتے کیوں ہو۔ ہمارا خدا بڑا قادر ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ کیا پتہ تمہارے مارکس 35 کی بجائے 53 ہو جائیں اور تمہاری پوزیشن برقرار رہے۔‘‘

چنانچہ 35 کی بجائے لکھنے والوں نے 53 لکھ دیئے اور یہ اول قرار پائے۔

ڈاکٹر بننے کے بعد انہیں خلافت ثانیہ میں بالخصوص شاندار خدمات کی توفیق ملی 1935ء میں انہیں حضرت مصلح موعود نے اہل حبشہ کی خدمت کے لئے بھجوایا اس وقت اٹلی اور حبشہ کے درمیان جنگ ہو رہی تھی انہوں نے خلیفۂ وقت کی توقعات کے مطابق ریڈ کراس کے ذریعے عین میدان جنگ میں طبی خدمات سرانجام دیں۔

اس کے علاوہ فلسطین، مصر، شام، کینیا، جدہ، ڈلہوزی، حبشہ، عدن، برطانیہ، سیرالیون، گھانا اور سپین میں طبی خدمات کے ساتھ دعوت الی اللہ میں خوب حصہ لیا۔

(یہ تفاصیل الفضل 23 جولائی 2011ء سے لی گئی ہیں)

فرنچ گیانا میں قرآن کریم اور جماعتی کتب کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرنچ گیانا کو 16 اور 17۔اکتوبر 2015ء کو شہر Cayenne کے مشہور ہوٹل Amazonia کے ایک ہال میں قرآن کریم اور جماعتی کتب کی نمائش لگانے کی توفیق ملی۔

40 مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر نمائش میں رکھے گئے۔ ہال میں ایک بڑی سکرین پر قرآن کریم کے معجزات سے متعلق 10 منٹ کی ایک معلوماتی ویڈیو بھی دکھائی جاتی رہی۔

نمائش کی افتتاحی تقریب کا آغاز 16۔اکتوبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ مکرم محمد بشارت صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ پیش کی۔ اس کے بعد رومن کیتھولک چرچ فرنچ گیانا کے چیف بشپ مکرم Emanuel Lafond نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم مقدس کتاب ہے اور اس پروگرام کے ذریعہ احمدیہ جماعت نے عوام کو موقع دیا ہے کہ وہ اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔

بعد ازاں Mr. Jacque Bethole صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف جج ہیں اور فرانس کے سب سے بڑے سول ایوارڈ کے حامل بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت دین حق کی حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ دوست جلسہ سالانہ یوکے 2015ء میں بھی شامل ہوئے تھے۔

اس کے بعد فرنچ گیانا کی مسلم کمیونٹی کے صدر مکرم Lasana Keita نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کی نمائش کا پروگرام یہاں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے اور یہ اعزاز جماعت احمدیہ کو حاصل ہوا ہے۔ افتتاحی تقریب کے آخر پر مکرم Ismael Didier Bruand صدر جماعت فرنچ گیانا نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد حاضرین کو نمائش وزٹ کرنے کی دعوت دی گئی۔ افتتاحی تقریب میں کل 25 افراد شامل ہوئے۔

زائرین کو جماعتی لٹریچر پر مشتمل تحفہ بھی دیا گیا۔ بعض زائرین 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے نمائش کو وزٹ کرنے آئے اور بعض نے قرآن کریم کے نسخے بھی خریدے۔

پریس میں بھی اس نمائش کو کوریج ملی۔ فرنچ گیانا کے واحد اخبار France Guyane نے اپنی 13۔اکتوبر 2015ء کی اشاعت میں نمائش کے بارہ میں لکھا کہ احمدیہ کمیونٹی قرآن کریم کے متعلق 16 اور 17۔اکتوبر Amazonia ہوٹل میں ایک نمائش کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس نمائش کو سب وزٹ کر سکتے ہیں۔ اس نمائش میں بینرز اور چارٹس کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کو اجاگر کیا جائے گا۔

اسی اخبار نے 19۔اکتوبر 2015ء کی اشاعت میں خبر دی کہ احمدیہ کمیونٹی فرنچ گیانا نے Amazonia ہوٹل میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش لگائی۔ اس نمائش کا مقصد عوام کو قرآنی تعلیم سے آگاہ کرنا تھا۔ امام محمد بشارت نے بتایا کہ ہم اس نمائش سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دین حق ایک پُرامن مذہب ہے اور دین حق رواداری اور امن کی تعلیم پیش کرتا ہے۔

☆..........☆☆..........☆

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

بے مثال قومی یکجہتی، افواج پاکستان کی تابناک کامیابی نیز دو احمدی کمانڈروں کے عظیم کارناموں کا نئے اور مستند حوالوں سے معلومات افزا تذکرہ

پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا بھارت کے ساتھ ستمبر 1965ء کا معرکہ وطن عزیز کیلئے کامیاب و تابناک دنوں میں شمار ہوتا ہے۔ 2015ء میں تو گولڈن جوبلی کے طور پر پوری قوم نے ستمبر 1965ء کے یادگار معرکہ کو بھرپور دلچسپی اور یکسوئی اور شادمانی کے ساتھ منایا ہے اور اس سلسلہ میں الیکٹرونک میڈیا پر بے شمار دلچسپ اور پر جوش تاریخی پروگرام اور مذاکرے اور انٹرویوز پیش کئے گئے جبکہ پرنٹ میڈیا میں بے شمار معلومات افزاء مضامین، بیانات اور جنگ 1965ء کی اخباری فائل سے منتخب رپورٹیں اور فوج کے محکمہ تعلقات عامہ (ISPR) کی جانب سے جاذب نظر معلوماتی و با تصویر اشتہارات شائع ہوئے جن میں جنگ 1965ء کے متعلق تاریخی سچے واقعات اور جوانوں اور افسروں کی بہادری جراتمندی اور حب الوطنی کے برملا تذکرے اور مناظر بیان کئے گئے۔ آیئے ان تاریخی ایام اور جنگی مناظرے سے متعلق اہم حوالے اور تفصیلات پڑھتے ہیں۔

فوج اور عوام کا باہمی احترام اور ایثار

جنگ 1965ء کے شاہد اور صاحب علم و نظر قلمکار نعیم قاسم اپنے مضمون ''1965ء کی جنگ کی پاکستانی قوم'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''1965ء کی جنگ نے پاکستان کی، فوج اور عوام کے درمیان محبت، احترام اور ایثار اور قربانی کا جو رشتہ اور تعلق استوار کیا اس کی مثال رہتی دنیا تک نہیں ملے گی ساری قوم سیسہ پلائی دیوار بن کر افواج پاکستان کی پشت پر کھڑی ہوگئی۔ ہر طرف جنگی ترانوں کی گونج نے پاکستان کی فوج اور عوام کے دلوں کو اس طرح گرمایا کہ قوم کا بچہ بچہ پکار اٹھا

اپنی جاں نذر کروں اپنی وفا پیش کروں
قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں

...... مجھے یاد ہے کہ 1965ء کی جنگ میں جب ہندوستان کے جنگی جہازوں نے سیالکوٹ قلعے پر بم گرایا تو ان فرار ہونے والے دشمن کے جہازوں کو ہمارے شاہینوں نے مار گرایا اور فضا میں لڑائی کے اس منظر کو سیالکوٹ کے شہریوں نے اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھا۔ نعرہ تکبیر اور اللہ اکبر سے فضا گونج اٹھی تھی۔

(نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2015ء)

گولڈن جوبلی کی تقریب اور مذاکرہ

گولڈن جوبلی تقریب اور مذاکرے سے متعلق کچھ تفاصیل ملاحظہ فرمایئے:۔

(الف) ''لیفٹیننٹ جنرل (ر) ذوالفقار احمد نے کہا کہ 1965ء میں پاکستان کے حالات آج سے بہت مختلف تھے، آرمی بہت پروفیشنل تھی، اقتصادی مسائل نہیں تھے، قوم متحد تھی، فوج اور قوم ایک تھے جس کا رزلٹ سب کے سامنے ہے۔''

(ب) میجر جنرل (ر) شفیق احمد اعوان نے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں میں چونڈہ کے محاذ پر تھا...... 7 ستمبر کی رات کو بھارت نے جسڑ کے مقام پر تین سو ٹینکوں اور جدید اسلحہ کے ساتھ حملہ کر دیا۔ 18 ستمبر تک اس محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ بھارت کے پاس تین سو ٹینک تھے جبکہ ہمارے پاس ڈیڑھ سو۔ ورلڈ وار کے بعد ٹینکوں کی یہ سب سے بڑی لڑائی تھی جس میں بھارت کو منہ کی کھانی پڑی اور دنیا نے چونڈہ کو بھارت کا قبرستان قرار دیا۔''

(ج) ''میجر جنرل (ر) زاہد مبشر نے کہا کہ 1965ء کی واحد جنگ جو ایک قوم کی صورت میں لڑی گئی۔ بے سرو سامانی کا عالم تھا ہمارے پاس صرف 100 طیارے تھے جس کے سپیئر پارٹس بھی امریکہ نے بند کر دیئے تھے۔ اس کے باوجود ہم نے طاقتور دشمن کے حملوں کو ناکام بنا دیا۔ اس وقت قوم میں ایک جذبہ تھا۔ گلوکاروں نے بہت خوبصورت نغمے تیار کئے جس سے فوجی جوانوں کا حوصلہ بڑھتا۔ جنگ کے سترہ دنوں میں پاکستانی قوم صحیح معنوں میں ایک قوم بن گئی تھی۔ جرائم ختم ہوگئے تھے۔''

(د) بریگیڈیئر (ر) یعسوب ڈوگر نے کہا کہ 1965ء کی لڑائی پہلی لڑائی تھی جو پوری قوم نے لڑی۔ میں 1962ء سے 1964ء تک بنگال (بنگلہ دیش) میں تھا۔ وہاں پر لوگ پاکستان کیلئے بہت جذباتی تھے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ 6 سال بعد مشرقی پاکستان کے لوگوں کو کیا ہوا۔

(نوائے وقت مورخہ 5 ستمبر 2015ء صفحہ 8)

ایک فورم میں مختلف زعماء کا اظہار خیال

ایک رپورٹ کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں۔

(الف) سابق ایئر وائس مارشل انور محمود خان نے کہا کہ آج وہی جنگ والا جذبہ اور اتحاد پیدا ہو جائے تو ہم دنیا کی عظیم قوم ہیں انہوں نے کہا کہ جنگ سے قبل ڈالر چار روپے بارہ آنے کا تھا جنگ ہوئی تو ڈالر سستا ہو کر چار روپے کا ہو گیا لیکن آج تھوڑا مسئلہ ہو تو سب سے پہلے ڈالر مہنگا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کسی ریسٹورنٹ پر باسی کھانا نہیں ملتا تھا آج بدقسمتی سے گدھوں، گھوڑوں اور حرام جانوروں کا گوشت کھلایا جا رہا ہے۔ وہ جنگ کسی سنی یا شیعہ نے نہیں لڑی تھی بلکہ پاکستانیوں نے لڑی تھی۔''

(ب) بریگیڈیئر (ر) نوازش علی نے کہا کہ 65ء کی جنگ میں پاکستان آرمی اور ایئر فورس کی کارکردگی بہت بہتر تھی ہمارے ایئر کرافٹ اور ٹینک بہتر تھے۔ بھارت نے چین سے تازہ مار کھائی ہوئی تھی جس کا ہم نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

(ج) علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ 65ء کی جنگ میں پوری قوم نے متحد ہو کر اپنی فوج کے شانہ بشانہ لڑ کر دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔'' (جنگ مورخہ 7 ستمبر 2015ء صفحہ 18)

Peace and War

قلمکار نثار احمد نثار مندرجہ بالا عنوان کے تحت اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں۔

''جواہر لعل نہرو کے شاگرد خاص لال بہادر شاستری نے بھی بالآخر اپنے عوام کو بہادری دکھانے کیلئے 1965ء میں پاکستان پر حملہ کر دیا اور پاکستان کی مسلح افواج کی زبردست مزاحمت کے دوران انہیں لینے کے دینے پڑ گئے۔ سرحدی شہر امرتسر، پٹھان کوٹ، مونا باؤ اور جے پور وغیرہ خالی ہوگئے۔ ہماری دفاعی قوت اور عوام کے بھرپور اتحاد نے مزاحمت کی شاندار روایت قائم کی۔ ہمارے بہادر نوجوان ٹینکوں کے آگے لیٹ گئے اور بالآخر بھارت کو ہمیشہ کی طرح اقوام متحدہ سے جنگ بندی کی اپیل کرنا پڑی۔ اگر یہ جنگ چند دن اور جاری رہ جاتی تو بھارت کو اپنے سرحدی شہر چھوڑنے پڑتے۔ آج بھی میوزیم ایوب پارک میں وہ سامان دیکھا جا سکتا ہے جو پاکستان کی مسلح افواج نے قبضہ کر کے وہاں سے حاصل کیا تھا۔ پوری قوم افواج پاکستان کی پشت پر موجود تھی۔ (روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2015ء)

افواج پاکستان کا عظیم ولولہ

سعید آسی نے اپنے کالم ''بیٹھک'' کے آغاز میں لکھتے ہیں:۔

''ستمبر 1965ء کی نوائے وقت کی فائل کی ورق گردانی کر رہا تھا تو یکم ستمبر کو شائع ہونے والی خبروں سے ہی مجھے بخوبی اندازہ ہو گیا کہ بھارت تو 31/اگست 1965ء کو ہی آزاد کشمیر پر حملہ آور ہو چکا تھا اور اس پہلے ہی دن درہ حاجی پیر میں آزاد کشمیر کی افواج نے گھمسان کے رن میں بزدل بھارتیوں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے۔.......... اگلے روز آزاد کشمیر کی فوجوں نے پاکستانی افواج کی کمک طلب کی اور دونوں نے مل کر بزدل بھارتیوں کے چھکے چھڑائے، جموں میں چھمب اور دیوا کی سیکٹر پر بھارتی چوکیوں پر قبضہ کیا اور چار بھارتی طیارے مار گرائے۔ یکم ستمبر کو ایوب خان نے اپنے پیغام میں دنیا کو باور کرا دیا کہ بزدل بھارت نے ہماری سلامتی اور خود داری کو چیلنج کیا ہے جس کا اسے جواب دیا جائے گا۔ 5 ستمبر تک بھارتی افواج آزاد کشمیر کے محاذ پر آزاد کشمیر اور پاکستان کی مسلح افواج کے ہاتھوں ہزیمتیں اٹھاتی رہیں اور پھر 6 ستمبر کی صبح بزدل بھارت نے لاہور کی جانب سے پاکستان پر حملہ کر دیا۔'' (نوائے وقت مورخہ یکم ستمبر 2015ء)

آپریشن جبرالٹر اور گرینڈ سلیم

روبینہ فیصل اپنے کالم ''دستک'' (4 ستمبر 2015) میں تحریر کرتی ہیں۔

1965ء کا جبرالٹر آپریشن اور Grand Slam (گرینڈ سلیم) جو عام نوعیت کے نہیں تھے، جنہیں انڈین جنرل نے بھی ذہین آپریشن کہا اور میجر جنرل اختر ایک قابل، دور اندیش اور جان پر کھیل جانے والے آفیسر کے زیر نگرانی تھے کیوں ناکام ہوئے؟...... اگست کے پہلے ہفتے جب فوج انتہائی رازداری اور سرعت سے CFL کراس کر گئی اور ایک بھی کیس ہندوستانی فوج سے پکڑا نہیں گیا۔ چونکہ مقامی لوگوں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا اس لئے وہیں سے انڈین آرمی کو مخبری کر دی گئی۔ 24/اگست کو انڈیا نے حاجی پیر پاس جہاں سے فلٹریشن ہو رہی تھی سیل کرنے کا فیصلہ کیا، اسی دن جنرل ملک نے ہائی کمان سے Grand Slam کی اجازت طلب کی اور سستی کا یہ عالم تھا کہ اجازت آتے آتے ہفتہ سے زیادہ دن ہو گئے، پاک فوج کی یکم ستمبر کو اکھنور کی طرف پیش رفت ہوئی مگر انڈین آرمی کو پاکستانی ہائی کمان کی سستی کی وجہ سے اپنے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

کنیت ابو اسحاق اور نام مالک بن اہیب تھا۔ آپؓ رشتہ میں رسول اکرمؐ کے ماموں تھے۔ جب اسلام لائے عمر 19 برس تھی۔ اسلام لانے والوں میں ساتواں یا آٹھواں نمبر تھا۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عمر کے زمانے میں اہل الشوریٰ میں شامل تھے۔ عرب کے بہادروں سے تھے۔ چنانچہ غزوات میں رسول اللہؐ کی حفاظت ان کے سپرد ہوتی۔ نہایت اچھے تیر انداز تھے۔ جنگ قادسیہ کی فتح کا سہرا آپ کے سر ہے۔ 55ھ میں ستر سال کی عمر میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ کو منظم کرنے کا وقت مل چکا تھا۔ اسی آپریشن میں دوسرا گناہ جس کا آج تک پاکستانی فوج نے کبھی مناسب جواب نہیں دیا۔ اکھنور جب فتح ہونے کے قریب تھا، تو ایک دم سے بغیر کوئی وجہ بتائے ۔12th Div of the Pak Army کے کمانڈر جنرل اختر حسین کو واپس بلا لیا گیا اور ان کی جگہ جنرل یحییٰ خان کو بھیج دیا گیا۔ جس پر ہندوستانی صحافی ایم جے اکبر لکھتے ہیں:۔

An Inexplicable change of command took place (کمانڈر میں تبدیلی کر دی گئی جس کی کوئی وضاحت ممکن نہیں۔ ناقل) اور یہ بات آج تک وضاحت طلب ہے، میجر جنرل اختر حسین سے ذاتی دشمنی نبھائی یا یحییٰ خان کو ہیرو بننے کا موقع دیا گیا۔"

(نوائے وقت مورخہ 4 ستمبر 2015ء)

نیول کموڈور (ر) طارق مجید سے خصوصی گفتگو

ایک سوال کا مفصل جواب دیتے ہوئے جناب طارق مجید نے بتایا۔

"انڈیا نے اگست 1965ء کے آخر میں اپنی فورسز سے کشمیر کے کچھ علاقوں میں قبضہ کر لیا۔ پھر جی ایچ کیو نے میجر جنرل اختر حسین ملک سے کہا تم چھمب جوڑیاں کی طرف انڈین فورس پر اٹیک کرو۔ میجر جنرل اختر حسین ملک نے اٹیک کیا اور نہ صرف انڈیا سے اپنا علاقہ واپس لیا بلکہ انڈیا کے کچھ علاقے پر بھی قبضہ کر لیا۔ اگر اس وقت میجر جنرل اختر حسین کو کشمیر محاذ سے واپس نہ بلوایا جاتا تو آج کشمیر پاکستان کے پاس ہوتا۔ اس وقت میجر جنرل اختر حسین ملک کی جگہ جنرل یحییٰ کو بھجوا گیا۔ اس سے انڈین فورس کو سنبھلنے کا موقع مل گیا اور کشمیر پر قبضہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ جب جنرل یحییٰ وہاں پہنچے تو اس کے کچھ عرصہ کے بعد انڈیا نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔"

(نوائے وقت سنڈے میگزین 6 ستمبر 1965ء)

1965ء کی جنگ کے بولتے حقائق

قیوم نظامی مندرجہ بالا عنوان کے تحت اپنے مضمون میں چند حقائق کا ذکر کرتے ہیں۔

"1965ء کی جنگ کو نصف صدی گزر چکی مگر اس کی ولولہ انگیز یادیں آج بھی دلوں میں تازہ ہیں۔ یہ جنگ کشمیر کی آزادی کے لئے لڑی گئی تھی۔ 1962ء میں بھارتی افواج کو چین سے شکست ہوئی جس سے افواج پاکستان کو حوصلہ ملا۔ اپریل 1965ء میں رن آف کچھ کی محدود جنگ میں بھارتی افواج کو پسپا ہونا پڑا...... کشمیر کی آزادی کیلئے آپریشن جبرالٹر اور آپریشن گرینڈ سلیم ترتیب دیئے گئے جن کو پاک فضائیہ اور پاک بحریہ سے بھی خفیہ رکھا گیا (گوہر ایوب خان۔ ناقل صفحہ 320) آپریشن جبرالٹر کا بڑا مقصد گوریلا وار کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کو مصروف رکھنا تھا اس مقصد کے حصول کے بعد آپریشن گرینڈ سلیم شروع کیا گیا اور پاک افواج ایل او سی عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گئیں ...... بھارتی فوج نے گھبراہٹ کے عالم میں عالمی اصولوں کے برعکس بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اچانک شب خون مار کر لاہور پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کا مقصد سٹرٹیجک اہمیت کے حامل علاقے اکھنور کو پاکستان کے قبضے سے بچانا تھا۔ آئی بی کے سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل میجر شبیر احمد جو چھمب جوڑیاں محاذ پر مادر وطن کا دفاع کر رہے تھے کہتے ہیں کہ "اکھنور پر حملے کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں کہ اچانک کمانڈر جنرل (ر) اختر ملک کو تبدیل کر کے فوج کی کمان جنرل (ر) یحییٰ خان کو سونپ دی گئی جس نے پیش قدمی روک دی اور اکھنور کی یقینی فتح کا موقع گنوا دیا۔ جنرل (ر) یحییٰ یا تو بزدل تھا یا جنرل ایوب خان ہاٹ لائین پر بیرونی ڈکٹیشن لے رہا تھا۔"

(نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2015ء)

جنرل اختر ملک کی کمانڈ میں اہم آپریشن شروع کرائے

نوائے وقت سٹاف کے ایک سینئر ممبر فضل حسین اعوان اپنے کالم "شفق" میں لکھتے ہیں۔

(الف) جنرل اختر ملک کی کمانڈ میں آپریشن جبرالٹر شروع کرا کے صدر ایوب اور جنرل موسیٰ سو گئے یا اقتدار کی رنگینیوں میں کھو گئے۔ آپریشن کی خبر لی نہ جنرل اختر ملک سے رابطہ رکھا۔ ان حالات میں تو فوجی صدر اور سی این سی کو نیند نہیں آنی چاہئے تھی۔ آنکھ آپریشن پر مرکوز رہنی چاہئے تھی ان کی آنکھ لگ گئی۔ 24 اگست کو جنرل اختر نے اکھنور کی طرف پیش قدمی کی اجازت مانگی "خان صاحبوں" نے OK کرنے میں ایک ہفتہ لگا دیا۔"

(ب) تین خان صاحبان کی نااہلی یا مصلحت

فضل حسین اعوان مزید لکھتے ہیں۔

"میجر جنرل نرنجن پرشاد باٹا پور سے اڑھائی میل شمال کی جانب بی آر بی نہر سے دو فرلانگ پر بھیس کے قریب 4 جیپیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ نرنجن کی جیپ سے جنگی پلان بھی پاک فوج کے ہاتھ لگا۔ دوسرے دن اس ڈویژن کی کمانڈ جنرل مہندر سنگھ کو دے دی گئی۔ محاذ جنگ پر ناکامی کی صورت میں فوجی کمانڈ بدل دی جاتی ہے جیسا کہ بھارت نے نرنجن پرشاد کو بدل کر دیا۔ سوا نیزے پر جنگ کے دوران دشمن کے عزائم خاک میں ملاتے چلے جانے والے کمانڈر (اختر ملک۔ ناقل) کو تبدیل کرنا ایسا کرنے والوں کی حماقت ہے، ان کی پیشہ ورانہ مہارت پر انمٹ نشان ہی نہیں بلکہ یہ ان کی بزدلی کی داستان ہے۔ اس "کارنامے کا سہرا" صدر ایوب خان اور سی این سی (کمانڈر انچیف) جنرل موسیٰ کے سر جاتا ہے۔ جنرل اختر ملک کو ہٹا کر جنرل یحییٰ کو کمانڈ سونپ دی گئی جو ڈفر ابن ثابت ہوا یہی موقع تھا جب کشمیر فتح ہو سکتا تھا جو تین خان صاحبان ایوب خان، موسیٰ خان اور یحییٰ خان کی نااہلی مصلحت یا امریکہ کو خوش کرنے کی خواہش کی نذر ہو گیا۔" (نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2015ء)

پاک فوج دریائے توی عبور کر چکی تھی

سینئر صحافی فضل حسین اعوان اپنے اگلے کالم میں تحریر کرتے ہیں۔

"کئی لوگ ذلت و رسوائی مقدر میں لے کر پیدا ہوتے ہیں...... ہمارے یحییٰ خان بھی ایسی ہی ایک نحوست تھے۔ پاک فوج دریائے توی عبور کر چکی تھی۔ اکھنور پر قبضہ ہوا چاہتا تھا کہ یحییٰ خان کمانڈر بنا دیئے گئے، انہوں نے آگے بڑھنے کی بجائے پسپائی اختیار کی، ایوب نے یحییٰ کو کمان اسی مقصد کے لئے سونپی تھی۔ لڑی تو تو امریکہ سے کیوں ڈری! پھر مشرقی پاکستان میں تو یحییٰ خان نے ملت کی ناموس کو ہی بٹہ لگا دیا...... ایوب خان نے کشمیر پر قبضہ کا موقع معاملات جنرل اختر ملک سے لے کر یحییٰ کے ہاتھ میں دے کر کھو دیا۔ یحییٰ دور میں پاکستان ٹوٹ گیا۔"

(نوائے وقت مورخہ 7 ستمبر 2015ء)

آج تک کوئی وضاحت نہیں دی جاسکی

مشاہد حسین سید اپنے تفصیلی مضمون "چین اور جنگ ستمبر" مطبوعہ جنگ میں لکھتے ہیں۔

"جب آپریشن گرینڈ سلیم کی کامیاب تکمیل ہونے ہی والی تھی (چھمب اور جوڑیاں پر قبضہ ہو گیا تھا) کہ جنرل اختر ملک کو جنگ کے دوران کمان سے ہٹا کر ان کی جگہ میجر جنرل یحییٰ خان کو انچارج بنا دیا گیا۔ ایک کامیاب فوجی کمانڈر کو ہٹانے اور اکھنور پر حملہ ملتوی کر کے آپریشن گرینڈ سلیم کو کھٹائی میں ڈال دیا گیا۔ اس فیصلے کی آج تک کوئی وضاحت نہیں دی جاسکی۔ ایک قرین از قیاس نقطہ نظر یہ لگتا ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب خان نے اپنے پرانے امریکی دوستوں کے دباؤ میں آ کر ذاتی طور پر کمان کی تبدیلی اور اکھنور پر حملہ روکنے کا حکم دیا تھا...... کہ کمان کی تبدیلی کی ایک اور توجیہ ملتی ہے کہ کریڈٹ کسے ملے گا۔ فتح کا سہرا اس جنرل کے سر پر بندھنا چاہئے جسے اعلیٰ عہدے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ یعنی ایوب کا قابل اعتماد ساتھی جنرل یحییٰ خان، نہ کہ اختر حسین ملک۔ لیکن جب 6 ستمبر کو بھارتیوں نے لاہور پر حملہ کر دیا، تو بغلیں بجانے والا امریکی سفارت کار تھا جس نے انتہائی نخوت بھرے لہجے میں ایوب خان سے کہا کہ بھارتیوں نے تمہیں گلے سے پکڑ لیا ہے، ہے نا صدر صاحب! اسی دوران سی آئی اے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے فوجی بغاوت کے ذریعے ایوب خان کو ہٹانے کیلئے خفیہ آپریشن کا منصوبہ بنایا۔"

(روزنامہ جنگ مورخہ 7 ستمبر 2015ء)

جنرل اختر ملک کو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا خراج تحسین

معروف سائنسدان عبدالقدیر خان اپنے مضمون یوم دفاع گولڈن جوبلی مطبوعہ جنگ کے کالم نمبر 1 میں تحریر کرتے ہیں۔

6 ستمبر ہر سال نہایت زور و شور ولولے سے منایا جاتا ہے۔ 50 سال پیشتر اس روز پاکستانی افواج نے ہندوستانی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا تھا۔ 14 اگست کی طرح قوم اس دن کو بہت اہم سمجھتی ہے اور شایان شان طریقے سے مناتی ہے .... دو چار واقعات میں سے یہ ایک دن ہے جب قوم بلا تفریق صرف پاکستان اور صرف پاکستان کی بات کرتی ہے۔"

جنرل اختر ملک نے ہندوستانی فوج کے پرخچے اڑا دیئے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپنے مضمون کے کالم نمبر 2 میں لکھتے ہیں۔

"اخبارات سے اور ٹی وی پر رپورٹوں سے سب پر یہ عیاں تھا کہ ہماری افواج نے ہندوستانی افواج کی اچھی پٹائی کی تھی اور خاص طور پر ہماری ائیر فورس نے بہت ہی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا...... زمینی کارروائی میں جنرل اختر ملک نے سیالکوٹ، اکھنور محاذ پر ہندوستانی فوج کے پرخچے اڑا دیئے تھے اور تقریباً ہندوستان اور کشمیر کے واحد راستے کو کاٹنے کے قریب پہنچ گئے تھے اس وقت خدا جانے ایوب خان کو کیا خیال آیا کہ وہاں کمانڈ بدل دی اور یحییٰ خان کے حوالے کر دی۔ یحییٰ خان کے بارے میں مشہور تھا کہ بہت اچھے افسر تھے مگر پرائیویٹ زندگی کے رنگ نے ان کی شہرت کو بہت نقصان پہنچا دیا تھا۔ ہندوستان نے جب دیکھا کہ کشمیر و ہندوستان کی شاہ رگ کٹنے والی ہے تو اس نے بین الاقوامی سرحد لاہور پر بھرپور حملہ کر دیا۔"

(روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2015ء)

موثر نظارہ

1913ء میں ایک غیر از جماعت صحافی محمد اسلم صاحب قادیان آئے اور چند دن قیام کر کے واپس گئے۔ انہوں نے واپسی پر اپنے تاثرات تفصیل سے شائع کرائے جن میں **صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی (بیت) میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلاتمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔** دونوں احمدی (بیوت) میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا موثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا۔

ک۔ضیاء

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کا ذکر خیر

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ذکر خیر کرنا اپنا فرض اس لئے سمجھتی ہوں کہ لجنہ کے ایک معمولی خدمت گار کی حیثیت سے جتنی بھی جماعتی میٹنگز، پروگرام اٹینڈ کئے جو محترم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوئے۔ ان پروگراموں سے اٹھ کر جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستگی پہلے سے زیادہ محسوس ہوئی۔ ہمیشہ ان پروگراموں سے روحانی فائدہ حاصل کیا۔

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب جماعت کے ساتھ وفا، اخلاص اور فدائیت کے ساتھ گندھا ہوا وجود تھا۔ آپ ایک خداداد بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ بات اپنے مخصوص دلپذیر انداز میں کرتے کہ مخاطب اثر لئے بغیر نہ رہتا۔ گفتگو میں قدرے برجستگی پائی جاتی تھی۔ مختصر مگر ٹھوس گفتگو کرتے تھے۔ زیرک تھے، بات کی گہرائی کو پہنچ جاتے تھے۔ محترم امیر صاحب سے بات کرکے مسئلہ بیان کرکے طبیعت ہلکی ہوجاتی۔ مرحوم احسن رنگ میں بات سنتے اور بہترین مشورہ دیتے یا فیصلہ فرماتے۔ چند سال قبل محترم امیر صاحب نے ٹیلیفون پر خاکسار سے ایک نیا پھل حاصل کرنے کی بابت بات کی۔ فرمانے لگے اگر یہ پھل قبول کرتے ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے؟ کس طرح کا خاندان ہے؟ کوئی مسئلہ تو نہیں پیدا کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے عرض کیا! امیر صاحب میری رائے کی کیا اہمیت ہے جو آپ کا فیصلہ ہوگا یقیناً بہتر ہوگا۔ کہنے لگے نہیں نہیں آپ کی رائے کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ جانتی ہیں ان لوگوں کو، شرانگیزی کرنے والے نہ ہوں۔ میں نے کمیٹی تو بنادی ہے مگر آپ کی رائے کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ یہ وہ دن تھے جب ایوان توحید سنٹر کو بند کروانے کے لئے ڈیڈ لائن ملی ہوئی تھی۔ جماعت کے لئے خاصی پریشانی تھی۔ لیکن 11،10 منٹ تک میرے ساتھ بات کی۔ اس ٹیلیفون کے بعد خاکسار نے انتہائی طمانیت محسوس کی۔ وہ جو چند دنوں سے بے چینی تھی وہ تو کلی طور پر رفو چکر ہوئی۔

محترم امیر صاحب کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ ان کے کلام کے ساتھ اور خلفائے احمدیت کے ساتھ بے پناہ عشق تھا۔ کوئی جماعتی میٹنگ ہوتی تو حضرت مسیح موعود کے کلام سے کوئی نہ کوئی اقتباس ضرور پڑھتے تو آنسوؤں کے ساتھ آواز تر ہوتی جاتی۔ سانحہ مونگ سے واپس آکر لجنہ کے وفد نے ذکر کیا کہ کس طرح شہداء کی مائیں اور بہنیں ہمت اور حوصلے کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں یا کسی اور حالات حاضرہ کا تذکرہ ہوتا تو جواب میں آپ حضرت مسیح موعود کے بابرکت کلام سے ضرور کوئی نہ کوئی حوالہ دیتے اور آواز بھرا جاتی۔ جماعت راولپنڈی کی تمام تنظیموں کے سر پر آپ کا دست شفقت تھا۔ لیکن لجنہ کا آپ نے ہمیشہ بہت بڑھ کر خیال رکھا۔ لجنہ کی حفاظت کا خیال ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہا۔ لجنہ کو خصوصی تاکید صدر صاحبہ لجنہ کے ذریعے پہنچاتے رہتے کہ مغرب سے کہیں پہلے جماعتی کاموں سے فارغ ہوکر اپنے گھروں کو چلی جایا کریں۔ لجنہ کا وفد اگر شہر سے باہر ہوتا تو بے چین رہتے جب تک واپسی کی خبر نہ آجاتی۔

غالباً 94-1993ء کی بات ہے۔ جماعت کی ایک میٹنگ بیت الحمد مری روڈ میں ہوئی۔ خاکسار بھی اپنی صدر مجلس کے ساتھ شریک تھی۔ میٹنگ ختم ہوئی تو صدر صاحبہ کا گھر قریب تھا وہ تو چلی گئیں۔ میں نے بہت کہا کہ میں خود بذریعہ وین چلی جاؤں گی کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ نے کہا کہ گھر پہنچتے پہنچتے مغرب ہوجائے گی۔ آپ اکیلی نہیں جائیں گی۔ ہم کوئی بندوبست کرتے ہیں۔ پھر مجھے اپنی گاڑی میں بیٹھنے کو کہا۔ نوید احمد خان صاحب گاڑی چلا رہے تھے۔ آپ ساتھ بیٹھے اور مجھے میرے گھر تک ڈراپ کیا۔ میں اکثر سوچا کرتی ہوں۔ آپ خود راولپنڈی کے کونے میں رہائش پذیر تھے۔ خاکسار دوسرے کونے میں۔ لیکن بیٹیوں کا خیال ایک باپ ہی بہتر طریق سے رکھ سکتا ہے اور مرحوم تو ہمارے روحانی باپ تھے۔ تعزیت کے لئے آنے والوں میں ایک شہید کی بیوہ بھی تھیں۔ محترم امیر صاحب کو یاد کرکے رو رہی تھیں کہ جب میرے میاں کی شہادت ہوئی تو میرے بھائیوں سے کہا کہ مجھے یقین دہانی کرواؤ کہ اب یہ آپ کے ساتھ خوش اور مطمئن رہے گی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میں خود ان کے لئے بندوبست کردیتا ہوں۔

لجنہ راولپنڈی کو امیر صاحب کی بہت شفقت اور آشیرباد حاصل تھی۔ جماعتی پروگراموں اور میٹنگز میں لجنہ کی مساعی کو کھلے دل سے سراہتے۔ لجنہ آفس ایوان توحید سنٹر کے فرسٹ فلور پر بنوایا۔ افتتاح کے موقع پر بمشکل سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے۔ بہت خوش ہوئے اور دعا کروائی۔ آپ کی طبیعت میں کچھ بذلہ سنجی کا بھی رنگ تھا۔ برجستگی تو بہرحال موجود تھی۔ کچھ سال بیشتر قادیان کا ویزا نہ لگنے کی وجہ سے خاکسار نے سوچا کہ امیر صاحب سے خود بات کی جائے۔ میں جب ان کے آفس گئی تو محترم محمود شاد صاحب شہید بھی تشریف رکھتے تھے میں نے الفاظ جمع کرکے اور ہمت کرکے عرض کیا کہ امیر صاحب گزارش کرنی تھی کہ امسال میرے ابا کا بھی قادیان کے لئے ویزا لگ گیا، میرے شوہر کا بھی اور میرے اکلوتے بیٹے کا بھی ویزا لگ گیا۔ یہ سب چلے جائیں گے تو میں رہوں گی کہاں پر۔ ایک دم سے بولے فکر نہ کریں ہم آپ کا رہنے کا بندوبست کروادیں گے۔ محترم محمود شاد صاحب بھی ہنس پڑے اور محترم امیر صاحب بھی کھل کر مسکرائے۔ پھر اچھے انداز میں ٹیکنیکل باتیں سمجھائیں پھر فرمایا کہ اگلے سال آپ کو پہلے موقع دیں گے۔

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب ایک نابغہ روزگار وجود تھے۔ آپ کی جوانی کی عبادتیں اور بزرگ عمر کی ریاضتیں کس شان سے قبول ہوئیں کہ خلیفہ وقت نے اپنی دعاؤں اور دست شفقت کے لمس سے آپ کو دائمی سفر پر رخصت کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ سے بڑھ کر آپ کے لئے اور کیا اعزاز ہوسکتا ہے۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احباب مرحوم کی جن خوبیوں کا ذکر کررہے ہیں۔ ان میں کہیں بھی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ کمی ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی قربتوں کی جنتوں کا وارث بنائے۔ ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ ان کی اولاد ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے والی ہو۔

☆..................☆..................☆

غذائی اشیاء جن کو فریج میں نہیں رکھنا چاہئے

جب بات آتی ہے خوراک کو مناسب طریقے سے ذخیرہ کرنے کی تو اکثر لوگ اس کے لئے فریج فریزر وغیرہ کا انتخاب کرتے ہیں مگر کیا یہ واقعی ٹھیک ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ کچھ چیزیں فریج میں رکھنا انہیں خراب کرنے کے مترادف ہوتا ہے اور وہ کمرے کے عام درجہ حرارت میں زیادہ تروتازہ رہتی ہیں۔ یہاں ایسی ہی غذائی اشیاء کے بارے میں جانیے جن کو فریج میں رکھا جائے تو وہ خراب ہو جاتی ہیں۔

شہد

شہد کو تو فریج میں کبھی رکھنے کی ضرورت نہیں یہ باہر ٹھیک رہتا ہے۔ بلکہ یہ کبھی خراب نہیں ہوتا بس اس کا ڈھکن مضبوطی سے بند کرنا ہوتا ہے۔ فریج میں رکھنے سے شہد کی قلمیں بن جاتی ہیں۔

آلو

سرد درجہ حرارت آلو میں پائے جانے والی نشاستہ کو شوگر میں تبدیل کردیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کے ذائقے میں ہلکی سی مٹھاس آجاتی ہے۔ آلوؤں کو 45 فارن ہائیٹ درجہ حرارت میں رکھنا بہترین ہوتا ہے یعنی کسی بھی کاغذ کے تھیلے میں ڈال کر رکھنا کافی ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی میں رکھنا البتہ اسے خراب کرسکتا ہے۔

پیاز

اس سبزی کو تازہ رہنے کے لئے ہوا کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا کاغذ کے کسی تھیلے میں انہیں رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے مگر کبھی آلوؤں کے قریب نہ رکھیں کیونکہ پیاز میں ایسی گیس اور نمی خارج ہوتی ہے جو آلوؤں کو جلد خراب کرسکتی ہے۔

ٹماٹر

ٹھنڈی ہوا ٹماٹروں میں کیمیکل تبدیلیاں لاتی ہے اور ان کا ذائقہ متاثر بلکہ خراب ہونے لگتا ہے۔ ٹماٹروں کو کچن کے کاؤنٹرز پر رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے جہاں ان کا ذائقہ زیادہ عرصے تک برقرار رہتا ہے۔

لہسن

لہسن کو فریج میں رکھنا اس میں موجود دیگر اشیاء کے اندر بھی بو پیدا کردیتا ہے جبکہ یہ نرم اور پھپھوندی زدہ بھی ہوسکتی ہے۔ فریج کے مقابلے میں لہسن کو کچن کی کسی خشک اور ٹھنڈی جگہ پر رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

بریڈ

ڈبل روٹی یا بریڈ کو فریج میں رکھا جائے تو یہ جلد خشک ہوجاتی ہے۔ اگر تو آپ اسے ایک یا دو دن کے اندر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اسے کچن کاؤنٹر میں رکھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

زیتون کا تیل

زیتون کے تیل کو فریج کی بجائے باہر ہی کسی ٹھنڈی اور تاریک جگہ پر رکھنا چاہئے، فریج میں یہ گاڑھا ہوکر سخت ہوجاتا ہے۔

کافی

اگر آپ فریج میں کافی رکھ دیں تو اس کا ذائقہ ختم ہوجائے گا اور اس کی مہک فریج میں رچ بس جائے گی۔ اس کے مقابلے میں کافی کو ٹھنڈی جگہ پر رکھنا چاہئے تاکہ اس کا ذائقہ اور تازگی برقرار رہے۔

خربوزے

خربوزوں کو فریج میں رکھا جائے تو اس میں شامل متعدد اینٹی آکسائیڈنٹس ختم ہوجاتے ہیں۔ ایک امریکی تحقیق کے مطابق خربوزوں کو کمرے کے درجہ حرارت میں رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس طرح پھل میں شامل اجزاء جیسے بیٹا کیروٹین وغیرہ بڑھ جاتے ہیں جو صحت مند جلد اور بینائی کیلئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ فریج کی ٹھنڈی ہوا اینٹی آکسائیڈنٹس کی نشوونما کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 14 جنوری 2016ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122478 میں Afid Nurrul Anwar

ولد Sodiko قوم.... پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Afid Nurul Anwar گواہ شد نمبر 1۔ Munir Kurnia S/o Sodilo گواہ شد نمبر 2۔ Islam Sidiq S/o Sodiko

مسل نمبر 122479 میں Sarmi

زوجہ Munadi(Late) قوم.... پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت 1966 ساکن Manilor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Land 56Sqm 40 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 5 گرام 15 لاکھ انڈونیشین روپے (3) حق مہر 5 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarmi گواہ شد نمبر 1۔ Sukri Ahmadi S/o Supartat گواہ شد نمبر 2۔ Burhanudin S/o Aslam

مسل نمبر 122480 میں Nerah

زوجہ Burhanudin قوم.... پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت 1983ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی نہیں ہے۔ (1) جیولری گولڈ 9 گرام مالیتی 27 لاکھ انڈونیشین روپے (2) منافع رقم مالیتی 70 لاکھ روپے انڈونیشین (3) حق مہر 10 لاکھ روپے انڈونیشین اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ روپے انڈونیشین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Nerah گواہ شد نمبر 1۔ Sukari Ahmadi s/o Supartat گواہ شد نمبر 2 Burhanudin s/o Aslam (Late)

مسل نمبر 122481 میں Nimota Ajuwon

زوجہ Ajuwon قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر48 سال بیعت 1995ء ساکن Ibeshe ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,30,000Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nimota Ajuwon گواہ شد نمبر 1۔ Abd Hakeem s/o Showemumo گواہ شد نمبر 2۔ Monsurat s/o Ajumobi

مسل نمبر 122482 میں Lis Sodikoh

زوجہ Momon Mubarak قوم...... پیشہ خانہ داری عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Minslor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 5 گرام مالیتی 2 لاکھ انڈونیشین روپے (2) حق مہر 40 لاکھ انڈونیشین روپے وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Lis Sodikoh گواہ شد نمبر 1۔ Momon Mubarak s/o Sokrono گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Supartat

مسل نمبر 122483 میں Seri Hera Wati

زوجہ Dedi Sunarya قوم.... پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت 2008ء ساکن Cipeuyeum ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 دسمبر 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sri Herawati گواہ شد نمبر 1۔ Manaf Sutarwan S/o M.Enjuh گواہ شد نمبر 2۔ Dedi Sunarya S/o Solihin

مسل نمبر 122484 میں Achmad Arif Setyawan

ولد Sujiwo قوم.... پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/Parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Achmad Arif Sety Awan گواہ شد نمبر 1۔ Farid Ahmad S/o Usman Anugerah گواہ شد نمبر 2۔ Ahmadi Rahadian Firdaus S/o And Ang Budhi Satria

مسل نمبر 122485 میں Zulfikar Fadly

ولد Ahmad Jael Ani قوم.... پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang Parung. ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی رہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zulfikar Fadly گواہ شد نمبر 1۔ Farid Ahmad S/o Usman Ahmadi گواہ شد نمبر 2۔ Ma Rif Hutabarat S/o Mukhlis Hutabarat

مسل نمبر 122486 میں Syah Alam Lubis

ولد Rid An Lubis قوم ..... پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت 2010ء ساکن Kemang ضلع و ملک انڈونیشین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10/اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Syah Alam Lubis گواہ شد نمبر 1۔ Farid Ahmad S/o Usman Ahmadi گواہ شد نمبر 2۔ Ma Rif Hutabarat S/o Mukhils Hutabarat

مسل نمبر 122487 میں اسد عالم سوہل

ولد محمد عالم سوہل قوم.... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuwied ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد عالم سوہل گواہ شد نمبر 1۔ اظہر احمد سوہل ولد محمد عالم سوہل گواہ شد نمبر 2۔ محمد عالم سوہل ولد محمد علی سوہل

مسل نمبر 122488 میں اواب احمد

ولد امجد علی قوم راجپوت پیشہ ملازمتیں عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kol Banz ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 700 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اواب احمد گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد بشیر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ ابرار احمد ولد محمد حنیف

مسل نمبر 122489 میں سیف اللہ بھٹی

ولد محمد یسین بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ بے روزگار عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ahus ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 400 یورو ماہوار بصورت Sociol H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سیف اللہ بھٹی گواہ شد نمبر 1۔ خواجہ بشیر احمد ولد خواجہ نذیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ طاہر محمود ولد محمد اسلم

مسل نمبر 122490 میں یاسر احمد

ولد منیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن .... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر احمد گواہ شد نمبر 1۔ واصب احمد ولد منیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ سعادت احمد خالد ولد ڈاکٹر غلام محمد حق مرحوم

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 فروری 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ طاہرہ الیاس صاحبہ

مکرمہ طاہرہ الیاس صاحبہ آف پیٹر برا اہلیہ مکرم الیاس احمد صاحب شہید آف بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 8 فروری 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، انتہائی شفیق، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے آپ کو والہانہ لگاؤ تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ اپنا چندہ بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ فقیر محمد صاحب فرینکفرٹ جرمنی مورخہ 31 دسمبر 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا حضرت خواجہ حفیظ الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جنہوں نے 1894ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ خواجہ نذیر احمد صاحب نے بہت چھوٹی عمر میں قادیان میں الفضل میں ملازمت اختیار کی۔ اس وقت کے ایڈیٹر صاحب نے آپ کی ڈیوٹی لگائی کہ روزانہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی صحت سے متعلق دریافت کر کے انہیں مطلع کیا کریں۔ چنانچہ آپ حضور کی صحت کے بارہ میں جو بھی رپورٹ دیتے وہ الفضل میں شائع کی جاتی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد رتن باغ لاہور میں بھی کچھ عرصہ اخبار الفضل میں کام کیا۔ 1953ء میں حالات کی خرابی کی وجہ سے اخبار الفضل بند ہوا تو آپ کراچی چلے گئے اور وہاں ''اخبار المصلح'' میں کام کرتے رہے۔ جب حالات ٹھیک ہوئے تو پھر واپس لاہور آ گئے۔ اسی طرح ربوہ آ کر بھی الفضل سے منسلک رہے اور ضیاء الاسلام پریس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ 1970ء کی دہائی میں بعض گھریلو مشکلات کی وجہ سے پریس میں کام جاری نہ رکھ سکے تو اس دوران گھر میں جماعت کی کتب کی بائنڈنگ کا کام شروع کر دیا۔ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود کی کتب اور دیگر جماعتی کتب و لٹریچر کی بائنڈنگ کا کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ گو واقف زندگی تو نہ تھے لیکن ساری زندگی ایک واقف زندگی کی طرح ہی محنت اور دیانت داری سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، نیک دل، غریب پرور، مہمان نواز، ملنسار، خوش اخلاق، ہر ایک کے ہمدرد اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم راجہ ناصر احمد صاحب

مکرم راجہ ناصر احمد صاحب سلور سپرنگ امریکہ مورخہ 6 فروری 2016ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ننھیال کی طرف سے حضرت منشی محمد خان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد محترم راجہ فضل داد خان صاحب اپنے گاؤں ڈلوال ضلع چکوال کے پہلے احمدی تھے۔ آپ تعلیم الاسلام کالج اولڈ ایسوسی ایشن امریکہ کے فعال رکن تھے اور تین سال تک ایسوسی ایشن کے ابتدائی جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ رسالہ المنار امریکہ کے ایڈیٹر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اطفال کی تربیتی کلاسیں بھی لیتے رہے۔ بہت شفقت اور پیار سے بچوں کو پڑھاتے اور ان کی دلجوئی کیا کرتے تھے۔ وفات سے قبل جماعت امریکہ کے جنرل سیکرٹری آفس میں رضاکارانہ خدمت بجالا رہے تھے۔ انتہائی ملنسار، دلیر اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات اعلانات

جلسہ یوم مصلح موعود

مکرم ظفر عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید جوہر آباد ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ جوہر آباد ضلع خوشاب کو جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ 21 فروری 2016ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے تقریر کی۔ مکرم ملک منور اقبال مجوکہ صاحب امیر ضلع خوشاب نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کروائی۔ جلسہ کی حاضری 110 تھی۔

درخواست دعا

مکرم طاہر مجید صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بائیں ٹانگ کا آپریشن چند روز میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور آئندہ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ولد مکرم ٹھیکیدار رشید احمد صاحب مرحوم دارالنصر شرقی محمود ربوہ مورخہ 20 فروری 2016ء کو بقضائے الٰہی لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد نماز عصر گراؤنڈ نزد مریم سکول دارالنصر وسطی میں خاکسار نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی محمود نے دعا کروائی۔ مرحوم قادر آباد (ترکھانوالی) نزد قادیان کے نمبردار حضرت چوہدری نتھے خاں صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ کی دادی محترمہ مراد بی بی صاحبہ حضرت اماں جان کی خادمہ اور رفیق حضرت مسیح موعود تھیں۔ موصوف نے انٹر کے بعد کچھ عرصہ دفتر وصیت میں کام کیا پھر ہوٹل مینجمنٹ اور پولٹری ڈاکٹر کے کورسز کئے اور لمبا عرصہ کبانہ پولٹری اور میگنا انٹر پرائیزر میں اس شعبہ سے وابستہ رہے۔ اب قریباً دس سال سے گھر پر ہی وقت گزار رہے تھے۔ آپ بہادر، حوصلہ مند، خادم والدین، خادم دین، صلہ رحمی کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش اور خوشی غمی میں ہمیشہ ہر کسی سے تعاون کرنے والے تھے۔ مطالعہ کتب حضرت اقدس میں دوام اختیار کئے رکھا۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ، 2 بھائی، 3 بہنیں، 4 بیٹے مکرم طارق احمد صاحب طارق وڈ ورکس ربوہ، مکرم عارف احمد صاحب، مکرم آصف احمد صاحب ملائیشیا، مکرم طاہر احمد صاحب ربوہ، 2 بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

آخر میں خاکسار ان سب دوستوں کا شکر گزار ہے جنہوں نے ان کی بیماری میں دعائیں کیں اور وفات پر اہل و عیال سے گھر آ کر اور فون کے ذریعے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے، پسماندگان کو ان کی نیکیاں زندہ رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

تبصرہ

آتی جاتی یادیں

نام کتاب: آتی جاتی یادیں

شاعر: محمد اقبال رانجھا

صفحات: 160

آتی جاتی یادیں محمد اقبال رانجھا کا مجموعہ کلام ہے۔ اس سے پہلے ان کے چار مجموعہ کلام منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان کے کلام کی خوبی اپنے علم و فضل اور دانش و ہنر سے متاثر کرنا ہے۔ جناب اقبال رانجھا ایک منجھے ہوئے شاعر ہیں اور شعر کہنے کا فن خوب جانتے ہیں۔ ان کے موضوعات سادہ اور پُر تاثیر ہیں ان کا قلم بڑی مہارت کے ساتھ تخلیقی جوہر کی تلاش کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان کی شاعری میں ایک پیغام ہے۔ حوصلے، ہمت اور آگے بڑھنے کا۔ آپ ایک وسیع النظر شاعر ہیں اپنے اردگرد کے ماحول پر اور معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں اور پھر اپنے محسوسات اور مشاہدات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری دل و دماغ کو نہ صرف جلا بخشتی ہے بلکہ ایک فکری روشنی بھی عطا کرتی ہے۔ ان کی غزل کا ایک نمایاں وصف اصلاحی پہلو بھی ہے۔ آپ کا تعلق درس و تدریس کے شعبے سے ہے شاید یہی وجہ ہے کہ انہوں نے غزل کے جملہ مضامین کو وسعت دینے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔

آتی جاتی یادیں ایک پڑھنے کے لائق شعری مجموعہ ہے۔ بقول راشد نور کے۔

ان کی شاعری جلد سمجھ میں آ جانے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ اس کے ساتھ اس میں ایسا بہت کچھ ہے جس سے اقبال رانجھا ایک اہم شاعر کے طور پر اپنے آپ کو منواتے نظر آتے ہیں۔

ڈاکٹر سید عاقل جاوید انہیں ایک کلاسیکل شاعر کا درجہ دیتے ہیں۔

جناب اقبال رانجھا کی شاعری کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

وہ چاند نور میں جس کے نہا حیات گئی
عرب کے بام پہ چمکا سیاہ رات گئی

....

کٹی خزائیں بہاروں کی آرزوؤں میں
بہار آئی تو پھر زخم دل نکھار لیا

....

دھویا ہے سحر نے ابھی اوقات کا چہرہ
اب شام کی صورت نہ کوئی زلف کھلا رے

....

کلی کی خوشبو مہکتا گلاب دیکھیں گے
بہار آئی تو یہ انقلاب دیکھیں گے

(پروفیسر عبدالصمد قریشی)

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 مارچ 2016ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس
5:50 am یسرنا القرآن
6:20 am حضور انور کا دورہ بھارت 26 نومبر 2008ء
7:10 am سپینش سروس
7:45 am پشتو مذاکرہ
8:30 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:35 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:25 am یسرنا القرآن
12:00 pm حضور انور کا دورہ بھارت 27 نومبر 2008ء
12:45 pm منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
1:20 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی و فقہی مسائل
4:30 pm تلاوت قرآن کریم
4:55 pm سیرت النبی ﷺ
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:35 pm Shotter Shondhane
8:40 pm کسوٹی
9:20 pm خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

5 مارچ 2016ء

1:20 am اوپن فورم
2:00 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:15 am حضور انور کا دورہ بھارت
7:10 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
11:45 am الترتیل
12:05 pm انصار اللہ یوکے اجتماع 14۔اکتوبر 2012ء
1:30 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm میدان عمل کی کہانی
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

6 مارچ 2016ء

1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:05 am الترتیل
6:25 am لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:55 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
9:05 am The Bigger Picture
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am یسرنا القرآن
11:45 am گلشن وقف نو
12:50 pm فیتھ میٹرز
1:50 pm سوال و جواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ 14 نومبر 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm یسرنا القرآن
6:05 pm خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
7:15 pm Shotter Shondhane
8:15 pm گلشن وقف نو
9:20 pm پنڈت لیکھرام
9:50 pm کڈز ٹائم
10:20 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm گلشن وقف نو

7 مارچ 2016ء

12:30 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am رفقائے احمد
2:15 am گفتگو
3:00 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
4:10 am سوال و جواب
5:25 am عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
5:50 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:10 am یسرنا القرآن
6:45 am گلشن وقف نو
7:50 am رفقائے احمد
8:25 am خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
9:25 am پنڈت لیکھرام
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am الترتیل
12:00 pm بیت عمر کا افتتاح 27 نومبر 2008ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm مرہم عیسیٰ
2:05 pm فرنچ سروس 23 دسمبر 1997ء
3:10 pm خطبہ جمعہ 9۔اکتوبر 2015ء
4:05 pm پنڈت لیکھرام
4:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:25 pm درس
5:40 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ 16۔اپریل 2010ء
7:05 pm بنگلہ سروس
8:05 pm پنڈت لیکھرام
8:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm The Bigger Picture
9:50 pm مرہم عیسیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm بیت عمر کا افتتاح

گمشدہ موبائل

❁ مکرم وقاص احمد صاحب مکان نمبر 17/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا (Sumsang s4 Mini) موبائل مورخہ 24 فروری 2016ء کو رات کے وقت بیوت الحمد جاتے ہوئے راستہ میں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو اطلاع کر دیں۔

0304-0161648, 0340-7941907

وردہ فیبرکس فرنٹ 2016ء کے ڈیزائن
لان ھی لان
موسم نے لی انگڑائی۔ لان وردہ پرنئی آئی
ہمارے ہاں تمام لان فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 2 مارچ

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:09
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	17 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 مارچ 2016ء

6:25 am اجتماع وقف نو خطاب حضور انور
9:50 am لقاء مع العرب
12:00 pm انصار اللہ یوکے اجتماع 7۔اکتوبر 2012ء
6:00 pm خطبہ جمعہ 2۔اپریل 2010ء
8:15 pm اجتماع وقف نو خطاب حضور انور

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P.-C.R.C.-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10